غوثِ پاک کی
عبادت و ریاضت

16-November-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ　　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ　　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً

یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِیْعُ الاٰخِر کا مہینہ جاری ہے اور اس مہینے کو سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے نسبت ہے تو اسی مناسبت سے ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے "حضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی عبادت وریاضت"۔ آج کے بیان میں ہم حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی عبادت وریاضت، آپ کی کثرت سے عبادت، عبادت پر استقامت اور شیاطین سے آپ کے مقابلے اور اس کے علاوہ مزید آپ کی سیرت کے حوالے سے سنیں گے۔ اچھی اچھی نیتیں کر کے توجہ کے ساتھ بیان سننے کی کوشش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے "سانپ نما جن" سے

---

[1]...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

ایک خوفناک حِکایت سنئے اور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی استِقامت پر عقیدت سے سر دُھنئے چُنانچِہ حُضور شَہَنشاہِ بغداد سرکارِ غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں، ایک بار میں جامِعِ منصور میں مصروفِ نَماز تھا کہ سانپ آگیا اور اُس نے میرے سَجدے کی جگہ پر سر رکھ کر مُنہ کھول دیا۔ میں نے اُسے ہٹا کر سَجدہ کیا مگر وہ میری گردن سے لِپَٹ گیا پھر وہ میری ایک آستین میں گُھس کر دوسری آستین سے نکلا، نَماز مکمّل کرنے کے بعد جب میں نے سلام پھیرا تو وہ غائب ہو گیا۔ دوسرے روز جب میں پھر اُسی مسجِد میں داخِل ہوا تو مجھے ایک بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی نظر آیا میں نے اُسے دیکھ کر اندازہ لگا لیا کہ یہ شخص انسان نہیں بلکہ کوئی جِنّ ہے۔ وہ جِنّ مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کو تنگ کرنے والا وُہی سانپ ہوں۔ میں نے سانپ کے روپ میں بَہُت سارے اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ کو آزمایا ہے مگر آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ جیسا کسی کو بھی ثابِت قدم نہیں پایا۔ پھر وہ جِنّ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے دستِ حق پرست پر تائب ہو گیا۔ (بَہجۃُ الأسرار، ص ۱۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے مرشِدِ کامِل، سرکارِ بغداد شیخ عبد القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی بھی کیا شان ہے! سانپ نماز کی حالت میں آپ کے سامنے آگیا اور سجدے کی جگہ پر بیٹھ گیا مگر آپ نماز پڑھتے رہے۔ آہ! ایک ہماری نَماز ہے کہ نماز میں ہم جسمانی طور پر تو مسجد میں ہوتے ہیں مگر ذہن ہمارا کہیں اور ہوتا، کوئی اپنے کاروبار میں الجھا ہوتا ہے کسی کا دھیان اپنے کام کی طرف ہوتا ہے کوئی اپنے گھریلو مسئلوں میں کھویا ہوتا ہے، اے کاش! ہمیں بھی خشوع وخضوع سے نماز پڑھنے کی توفیق نصیب ہو جائے۔ اس واقِعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنّات بھی ہمارے غوثُ الاعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے مُرید بن جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے حضور شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زندگی کے چند گوشوں کے بارے میں سماعت کرتے ہیں۔

غوثِ اعظم کے القاب اور آپ کے والدین کے نام

حضرت غَوثُ الْاَعْظَم شیخ عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت یکم رمضانُ المبارک ۴۷۰ھ جمعۃ المبارک کو جیلان میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کنیت ابو محمد ہے اور مُحیُّ الدّین، محبوبِ سبحانی، غوثِ اعظم، غوثِ ثَقَلَیْن وغیرہ آپ کے القابات ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ بزرگوار کا نام حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست اور والدہ محترمہ کا نام اُمُّ الخیر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا ہے، آپ والد کی طرف سے حَسَنی اور والدہ ماجِدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد ہیں۔

حُلیہ مبارک:

آپ کے حُلیہ مُبارک کے بارے میں حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ مقدسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہمارے امام شیخ الاسلام مُحیُّ الدین سَیِّد عبدُالقادر جیلانی، قطبِ ربانی، غوثِ صَمَدَانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ضعیفُ البدن، میانہ قد، فراخ سینہ، چوڑی داڑھی اور دراز گردن، رنگ گندمی، ملے ہوئے ابرو، سیاہ آنکھیں، بلند آواز، اور وَافِرِ علم وفضل تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص ۱۷۴)

چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا فرمائی:

شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابو الفتح ہروی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "میں نے حضرت شیخ مُحیُّ الدّین سَیِّد عبد القادر جیلانی، قُطبِ رَبَّانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی چالیس سال تک خدمت کی، اس مُدّت میں آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تھے تو اسی وقت وضو فرما کر دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ، ص ۱۶۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ہمارے غوث پاک کا معمول تھا کہ آپ جب بھی وضو فرماتے تو دو رکعت نفل پڑھ لیتے، حدیث پاک میں وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے کی فضیلت آئی ہے آپ بھی سماعت فرمالیجئے۔ چنانچہ

ایک بار حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: "اے بلال! کیا سبب ہے کہ میں جنّت میں تشریف لے گیا تو تم کو آگے آگے جاتے دیکھا۔" عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم میں جب وُضو کرتا ہوں، دو رکعت نفل پڑھ لیتا ہوں۔ فرمایا: یہ ہی سبب ہے!

(بخاری، کتاب التہجد، باب فضل الطہور۔۔۔ الخ، الحدیث ۱۱۴۹، ج۱، ص ۳۹۰، ملخصاً)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ "تَحِیَّۃُ الْوُضُو" ادا کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ "72 نیک اعمال" میں سے نیک عمل نمبر 20 میں اس فضیلت کو پانے کے لیے اِرشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے کم از کم ایک ایک بار تَحِیَّۃُ الوُضو اور تَحِیَّۃُ المَسجِد ادا فرمائی؟

آپ بھی نیت کر لیجئے کہ جب بھی وضو کریں اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز "تَحِیَّۃُ الْوُضُو" ادا کرلیں اِنْ شَآءَ اللہ اجر و ثواب کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پندرہ سال تک ہر رات میں ختمِ قرآنِ مجید:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضور غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت زیادہ عبادت و ریاضت اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ منقول ہے کہ حضورِ غَوثُ الثَّقَلَیْن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پندرہ سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ۔۔۔ الخ، ص ۱۱۸)

اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک ہزار رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔"

(تفریح الخاطر، ص۳۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ ہم توجب بھی عبادت کرنے لگتے ہیں تو کچھ ہی دیر میں تھک جاتے ہیں نیز ہمارا دل بھی پوری طرح عبادت میں نہیں لگتا اور خُشوع و خُضوع حاصل نہیں ہوتا، لیکن یہ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن اتنی زیادہ عبادت کیسے کیا کرتے تھے اور ان کے دلوں میں عبادت کا اتنا ذوق وشوق کیسے پیدا ہو جاتا تھا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نیک بندوں کے دل محبتِ الٰہی اور تقویٰ سے آباد ہوتے ہیں، یہ اپنے دلوں سے دنیا کی محبت نکال دیتے ہیں، ان کی روحیں ذکرِ الٰہی کے بغیر بے چین و بے قرار رہتی ہیں، اس لئے وہ ہر لمحہ یادِ الٰہی میں مگن رہتے ہیں اور بندے کو یہ مقام عبادت و ریاضت میں سخت محنت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن کی سیرت کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ خدا کا قُرب حاصل کرنے اور دنیا کی محبت کو دل سے نکالنے کے لئے بہت سختیاں جھیلتے اور ریاضتیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ،

سردرات میں چالیس بار غسل

بَهْجَةُ الْاَسرار شریف میں ہے، سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه فرماتے ہیں، میں "کَرخ" کے جنگلوں میں برسوں رہا ہوں، درخْت کے پتّوں اور بُوٹیوں پر میرا گزارہ ہوتا۔ مجھے پہننے کے لیے ہر سال ایک شخص صُوف (یعنی اُون) کا ایک جُبّہ لا کر دیتا تھا جس کو میں پہنا کرتا تھا۔ میں نے دنیا کی مَحَبَّت سے نَجات حاصل کرنے کے لیے ہزار جَتَن کیے، میں گُمنام رہا، میری خاموشی کے سبب لوگ مجھے گُونگا، نادان اور دیوانہ کہتے تھے، میں کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا، خوفناک غاروں اور بھیانک وادیوں میں بے جھجک داخِل ہو جاتا۔ دُنیا بن سنور کر میرے سامنے ظاہر ہوتی مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰه میں اُس کی طرف اِلْتِفات (یعنی توجُّہ) نہ کرتا۔ میرا نَفْس کبھی میرے آگے عاجِزی کرتا کہ آپ کی جو مرضی ہوگی وُہی کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا۔ اللہ پاک مجھے اس پر فتح نصیب کرتا۔ میں

مُدّتوں "مدائن" کے بیابانوں میں رہا اور اپنے نفس کو مُجاہَدات میں لگاتا رہا۔ ایک سال تک گری پڑی چیزیں کھاتا اور بالکل پانی نہ پیتا پھر ایک سال صرف پانی پر گزارہ کرتا اور گری پڑی چیز یا کوئی اور غذا نہ کھاتا پھر ایک سال بِغیر کچھ کھائے پئے فاقے سے گزارتا۔ مجھ پر سَخت آزمائشیں آتیں۔ ایک بار سَخت سردی کی رات میرا یوں امتحان لیا گیا کہ باربار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غسل فرض ہو جاتا۔ میں فوراً نَہر پر آتا اور غسل کرتا اس طرح اس ایک رات میں چالیس بار میں نے غسل کیا۔ (بهجة الأسرار ومعدن الأنوار، ص١٦٥ ملخصاً)

مُصیبت دور ہونے کا عمل

حضرت علّامہ امام شَعرانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه "طبقاتِ کُبریٰ" میں حُضُورِ غوثُ الْاعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا یہ ارشادِ گرامی نَقْل کرتے ہیں: "ابتِداءً مجھ پر بہُت سختیاں رکھی گئیں اور جب سختیاں اِنتہا کو پہُنچ گئیں تو میں عاجِز آکر زمین پر لیٹ گیا اور میری زبان پر قرآنِ پاک کی یہ دو آیاتِ مُبارَکہ جاری ہو گئیں:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاۙ۝۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاؕ۝۶ (پ٣٠، الم نشرح: ٦،٥)		ترجمہ کنز العرفان: توبیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه ان آیات کی بَرَکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہو گئیں۔ (الطبقاتُ الكبرىٰ، ١/١٧٨، ملخصاً)

ہم بھی کوشِش کریں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے غوثُ الاعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اپنے ربِّ کریم کا قُرب پانے اور اپنے نانا جان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو خوش فرمانے، نفس وشیطان پر غالب آنے، دنیا کی مَحبَّت سے پیچھا چھُڑانے، گناہوں کے اَمراض سے خود کو بچانے، مخلوقِ خدا کو راہِ راست پر لانے، مُبلِّغ کا شَرَف پانے، نیکی کی دعوت کی دنیا میں دُھوم مچانے اور

بے شُمار کُفّار کو دامنِ اسلام میں داخِل فرمانے کے لیے سالہا سال تک جِدّ و جُہد فرمائی۔ خیر ہم حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی طرح مُجاہَدات تو کرنے سے رہے مگر ہمّت ہارے بِغیر تھوڑی بہُت کوشِش تو جاری رکھیں۔

ادائیگی قرض

حضرت شیخ مُحیُّ الدین سَیِّد عبدُالقادر جیلانی، قُطبِ رَبّانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک دن جنگل میں بیٹھا ہوا فقہ کی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ہاتفِ غیبی سے آواز آئی کہ حصولِ علمِ فقہ اور دیگر عُلوم کی طلب کے لیے کچھ رقم لے کر کام چلالو۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ”تنگی کی حالت میں کس طرح قرض لے سکتا ہوں جبکہ میرے پاس ادائیگی کی کوئی صورت نہیں؟“ تو آواز آئی: ”تم قرضہ لو، ادائیگی ہمارے ذمہ ہے۔“ یہ سن کر میں نے کھانا فروخت کرنے والے سے جا کر کہا کہ میں تم سے اس شرط پر معاملہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب مجھے خداوند تعالیٰ سہولت عطا فرمادے تو میں تمہاری رقم ادا کر دوں گا یہ سن کر اس نے رو کر کہا کہ میرے آقا! میں ہر وہ شے پیش کرنے کو تیار ہوں جو آپ طلب فرمائیں، چنانچہ میں اس سے ایک مدت تک ایک ڈیڑھ روٹی اور کچھ سالن لیتا رہا لیکن مجھے یہ شدید پریشانی ہر وقت لاحق رہتی کہ جب میرے اندر استطاعت ہی نہیں تو میں یہ رقم کہاں سے ادا کروں گا۔ اس پریشانی کے عالم میں مجھے ہاتفِ غیبی سے آواز آئی کہ فلاں مقام پر چلے جاؤ وہاں جو کچھ ریت میں پڑا ہوا مل جائے اس کو لے کر کھانے والے کا قرض ادا کر دو اور اپنی ضَروریات کی بھی تکمیل کرتے رہو، چنانچہ جب میں بتائے ہوئے مقام پر پہنچا تو وہاں مجھے ریت پر پڑا ہوا سونے کا ایک بہت بڑا ٹکڑا ملا جس کو میں نے لے کر ہوٹل والے کا سارا حساب پورا کر دیا۔ (سیرت غوث اعظم ص ۴۴)

مصائب ترقیِ درجات کا ذریعہ ہیں:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

پر کس قدر سختیاں اور مصیبتیں آئیں، لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ صبر سے کام لیتے ہوئے استقامت کے ساتھ عبادت وریاضت میں مشغول رہتے تو اللہ پاک نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو غیب سے رزق عطا فرمایا۔ یاد رہے! اللہ پاک اپنے بندوں پر مصیبتیں نازل فرما کر ان کی آزمائش فرماتا ہے، اگر وہ ان پر صبر کرتے ہیں تو یہ مصیبتیں ان کے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہیں جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔“ (بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء کفارۃ المرض، ۴/۴، حدیث: ۵۶۴۵)

حضرت صُہیب رُومی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ”مومن کے معاملے پر تعجّب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اُسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے کیونکہ اسکے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔ (مسلم، کتاب الزھدوالرقائق، باب المومن امرہ کلہ خیر، ص ۱۵۹۸، حدیث: ۲۹۹۹)

مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب بندے کا اللہ پاک کے ہاں کوئی مرتبہ مقرر ہو اور وہ اس مرتبے تک کسی عمل سے نہ پہنچ سکے تو اللہ پاک اُسے جسم، مال یا اولاد کی آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے پھر اُسے اِن تکالیف پر صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ پاک کے ہاں اپنے مقرر درجے تک پہنچ جاتا ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرۃ ... الخ، ۲۴۶/۳، حدیث: ۳۰۹۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ ربُّ الاَنام کے ہر کام میں ہزارہا حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں جو ہماری عقل میں نہیں آتیں، کبھی کبھار تو اللہ پاک مصیبتیں نازل فرما کر اپنے بندوں کو

آزماتا بھی ہے اور جب وہ صبر کرتے ہیں تو اُن کے گناہوں کو مٹاتا اور درجات کو بلند فرماتا ہے اور بعض اوقات ان مصائب وآلام کے پیچھے ہماری بداعمالیاں بھی کارفرما ہوتی ہیں۔ چنانچہ

مصیبتوں کا سبب ہمارے کرتُوت ہیں:

امیرُالمومنین حضرت علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: میں تم کو اللہ پاک کی کتاب میں سب سے افضل آیت کی خبر دیتا ہوں جو ہمیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے بتائی ہے:

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۰﴾ (پ۲۵، الشوری: ۳۰)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال کی وجہ سے ہے اور بہت کچھ تو وہ معاف فرمادیتا ہے۔

(حُضُور اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا) اے علی! میں اِس کی تفسیر بیان کرتا ہوں، تمہیں دنیا میں جو بیماری، سزا یا کوئی بلا پہنچتی ہے وہ اس سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا، تو اللہ پاک اس سے بہت زیادہ کریم ہے کہ آخرت میں دوبارہ سزا دے اور اللہ پاک نے جب دنیا میں تم سے گناہ معاف فرمادیئے تو وہ اس سے بہت زیادہ حلیم ہے کہ معاف کرنے کے بعد سزا دے۔ (مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۱۸۵، حدیث: ۶۴۹)

آخِرت کی مصیبت برداشت نہ ہوسکے گی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اگر ہم پر کبھی کوئی مصیبت آجائے تو بے صبری کا مظاہرہ کرنے کے بجائے ہم میں سے ہر ایک کو یہ ذہن بنانا چاہیئے کہ شاید میری برائیوں کی سزا آخرت کے بجائے دنیا ہی میں دے دی گئی ہے۔ اس طرح امید ہے کہ صبر آسان ہوجائے گا۔ خدا کی قسم! مرنے کے بعد ملنے والی سزا کے مقابلے میں دنیا کی سزا انتہائی آسان ہے، دنیا کی مصیبت آدمی برداشت کرہی لیتا ہے مگر آخرت کی مصیبت برداشت کرنا

ناممکن ہے۔ لٰہذا جب بھی کوئی آفت آپڑے خواہ طویل عرصے تک بے روزگاری یا بیماری دور نہ ہو یا مسائل حل نہ ہوں تو ہمت نہ ہاریئے اور ہر موقع پر صبر، صبر اور صبر سے کام لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھانا چھوڑ دیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضورِ غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے نزدیک عبادت و ریاضت کی اتنی اہمیت تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کھانا بھی اسی نیت سے تناول فرماتے تاکہ اس کے ذریعے عبادت پر قوت حاصل ہو سکے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ سلمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ مُحیُّ الدین سَیِّد عبد القادر جیلانی، قُطبِ رَبَّانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھے اپنا ایک واقعہ اس طرح سنایا کہ جس وقت میں شہر کے ایک محلہ "قطبیہ شرقی" میں مقیم تھا تو میرے اوپر چند یوم ایسے گزرے کہ نہ تو میرے پاس کھانے کی کوئی چیز تھی اور نہ کچھ خریدنے کی استطاعت، اسی حالت میں ایک شخص اچانک میرے ہاتھ میں کاغذ کی بندھی ہوئی پُڑیا دے کر چل دیا اور میں اس کے اندر بندھی ہوئی رقم سے حلوا پراٹھا خرید کر مسجد میں پہنچ گیا اور قبلہ رُو ہو کر اس فکر میں غرق ہو گیا کہ اس کو کھاؤں یا نہ کھاؤں۔ اسی حالت میں مسجد کی دیوار میں رکھے ہوئے کاغذ پر میری نظر پڑی تو میں نے اٹھ کر اس کو پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ "ہم نے کمزور مؤمنین کے لیے رزق کی خواہش پیدا کی تاکہ وہ بندگی کے لیے اس کے ذریعہ قوت حاصل کر سکیں" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس تحریر کو دیکھ کر میں نے اپنا رومال اُٹھایا اور کھانا وہیں چھوڑ کر دو رکعت نماز ادا کر کے مسجد سے نکل آیا۔ (سیرت غوث اعظم ص ۴۶)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس وقت تک کھانا تناول نہ فرماتے جب تک یہ حالت نہ ہو جاتی کہ اب کھائے بغیر نڈھال ہو جائیں گے اور عبادت کی قوت باقی نہ رہے گی اسی لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دو رکعت نماز پڑھی کہ ابھی تو عبادت کی قوت باقی ہے اور وہ کھانا وہیں چھوڑ دیا

۔ پتہ چلا کہ کھانا کھانے کا مقصد اور نیّت یہ ہونی چاہئے کہ اس کے ذریعے عبادتِ الٰہی پر قوت حاصل ہوسکے ۔ صحابہ کرام علیھمُ الرضوان اور اولیائے عِظام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ میں سے بعض کئی کئی روز تک نہیں کھاتے تھے، چُنانچِہ حُجّۃُ الاسلام امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ چھ دن تک کچھ تناوُل نہ فرماتے ، حضرت عبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سات دن تک نہ کھاتے، حضرتِ عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے شاگردِ رشید حضرتِ ابو الجوزاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سات دن بھوکے رہتے ، حضرتِ ابراھیم بن اَدْھَم اور حضرت سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا ہر تین دن کے بعد کھانا تناوُل فرماتے۔ یہ تمام حضرات بھوک کے ذَرِیْعے آخرت کے راستے پر چلنے میں مدد حاصِل کرتے تھے۔(احیاء العلوم ج۳ ص۹۸)

جبکہ اس کے برعکس آج ہمارا حال یہ ہے کہ فقط نفس کی لَذّت کی خاطر کھاتے ہیں اور وقت بے وقت ہر قسم کی چیزیں پیٹ میں انڈیلتے رہتے ہیں۔اے کاش !ہمارا بھی بھوک سے کم کھانے کا ذہن بن جائے اور ہم فقط اتنا کھائیں جس سے عبادتِ الٰہی پر قُوت حاصل ہوسکے۔اِنْ شَآءَ اللہ اس سے دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں حاصل ہونگیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوث اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عبادت کا حال:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو عبادتِ اِلٰہی سے اس قدر شغف تھا کہ مجاہدات وریاضات کے بعد جب آپ نے اِحیائے دین کی جدوجہد کا آغاز فرمایا تو اس وقت بھی عبادت کے ذوق وشوق میں بالکل فرق نہ آیا۔ آپ ہمیشہ باوضو رہتے ،جب حَدَث لاحق ہوتا(یعنی بے وضو ہوتے)تو اسی وقت تازہ وضو فرماتے اور دو رکعت "تَحِیَّۃُ الْوُضُو" پڑھتے۔شب بیداری کی یہ کیفیت تھی کہ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے۔پندرہ برس تک یہ حال رہا کہ عشاء کی نماز کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو جاتے

اور قرآن شریف پڑھتے پڑھتے صبح کر دیتے تھے۔ اکثر ایک تہائی رات میں دو رکعت نفل ادا کرتے ہر رکعت میں سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن یا سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کی تلاوت کرتے، اگر " سُورۃُ الاخلاص" پڑھتے تو اُس کی تعداد سو بار سے کم نہ ہوتی، اگر بتقاضائے بشریت سونا ضروری ہوتا تو اول شب میں تھوڑا سا سو جاتے پھر جلد ہی اٹھ کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے، غرض آپ کی راتیں مراقبہ، مشاہدہ اور یادِ الٰہی میں گزرتی تھیں، نیند آپ سے کوسوں دور رہتی تھی۔ خود فرماتے ہیں کہ مجھے دردِ عشق نیند سے مانع ہے، رات کے وقت کبھی دولت کدہ سے باہر تشریف نہ لاتے، خواہ خلیفہ ہی ملاقات کے لیے کیوں نہ حاضر ہوتا۔ روزے نہایت کثرت سے رکھتے تھے بعض اوقات درختوں کے پتوں، جنگلی بوٹیوں اور گری پڑی مباح چیزوں سے روزہ افطار فرماتے۔ غرض **قَائِمُ اللَّيْل** اور **صَائِمُ النَّهَار** رہنا (یعنی رات کو بیدار رہنا اور دن کو روزے رکھنا) آپ کی عادت بن چکی تھی۔

واقعی محبتِ الٰہی جس کی رَگ رَگ میں سَما چکی ہو اور اس کے دل میں محبت کا سمندر جوش مار رہا ہو اسے بھَلا نیند کیسے آسکتی ہے۔ جب غافل دنیا نیند کے مزے لے رہی ہوتی ہے اُس وقت خدا سے محبت رکھنے والے قیام، رکوع اور سجود کے ذریعے اپنے ربّ کو راضی کرتے اور اس کا قرب حاصل کرتے ہیں

۔

ایسے ہی نیک لوگوں کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۫ (پ ۲۱، السجدۃ: ۱۶)		ترجمۂ کنز العرفان: ان کی کروٹیں اُن کی خواب گاہوں سے جدا رہتی ہیں اور وہ ڈرتے اور امید کرتے اپنے رب کو پکارتے ہیں

ایسا ہی حال حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کا تھا کہ آپ اپنی راتیں عبادتِ الٰہی میں گزارا کرتے تھے۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابی الفتح ہروی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کا بیان ہے کہ میں آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی خدمت

میں چند راتیں سویا، آپ کا یہ حال تھا کہ ایک تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذکر کرتے پھر کچھ اوراد کرتے رہتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم لاغر ہو جاتا، کبھی فربہ، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآن کریم پڑھتے یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رگڑتے، تہجد ادا فرماتے اور مراقبہ ومشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے پھر نہایت عجز ونیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے خلوت کدے سے باہر نکلتے۔ (بھجۃ الاسرار ص ۲۵۰، سیرت غوث اعظم ص ۱۴۱۔۱۴۲، ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حُضُور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم ساری ساری رات اِخْلَاص واستقامت کے ساتھ عبادت وریاضت کرتے اور دن میں روزہ رکھتے تھے۔ اے کاش! ہمیں بھی بُزرگانِ دین کے صدقے استقامت کے ساتھ عبادت کی سعادت نصیب ہو جائے۔ عموماً ہم لوگ کچھ عرصہ تک عبادت وریاضت، قرآن پاک کی تلاوت، ذکر و دُرُود کی کثرت کے ساتھ ساتھ دیگر نیک اعمال کرتے رہتے ہیں مگر پھر شیطان کے مکروفریب میں مبتلا ہو کر نیکیوں سے دور اور گناہوں بھری زندگی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم عبادت پر استقامت چاہتے ہیں تو ہر وقت ہمیں اپنے مقصدِ حیات کو پیشِ نظر رکھنا ہو گا۔ اللہ پاک نے ہمیں مُقرَّرہ وَقت کیلئے خاص مقصد کے تحت اِس دنیا میں بھیجا ہے اس کے بعد ہمیں مرنا بھی پڑے گا چنانچہ پارہ 18 سورۃُ المُؤمِنُون آیت نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾		ترجمۂ کنز العرفان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے

صدرالافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس آیتِ مقدّسہ کے

تحت فرماتے ہیں:(کیا تمہیں) آخِرت میں جزا کیلئے اٹھنا نہیں بلکہ تمہیں عبادت کیلئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخِرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمھارے اعمال کی جزا دیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ربِّ کائنات نے انسان کو اپنی عبادت و معرفت کے لیے پیدا فرمایا ہے مگر افسوس! ہم نے اپنے مقصدِ حیات کو بُھلا کر دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ لیا ہے اوراس کی محبت میں ایسے گم ہوئے کہ حقوق اللہ کی بجا آوری کا ذرا احساس نہ رہا، یاد رکھیے! دنیا، آخرت کی کھیتی ہے اس میں جو بوئیں گے آخرت میں بطورِ جزا وہی کاٹیں گے۔ اگر نیک اعمال کے ذریعے اس کھیتی کو سیر اب کریں گے تو ان شاء اللہ آخرت میں جنّت کی اعلیٰ نعمتوں کے حصہ دار بنیں گے اور اگر اللہ پاک کی نافرمانی کرتے ہوئے گناہوں بھری زندگی بسر کی تو اللہ پاک کی ناراضی کی صورت میں عذابِ نار کے حقدار ہونگے۔ لہذا ہمیں بقدرِ حاجت اور اپنے بال بچوں کی ضرورت کے مطابق ہی مال کمانا چاہیے اور خود کو دنیا میں ایک مسافر تصور کرنا چاہیے کہ جس طرح مُسافر اپنے سفر کے لئے انتہائی قلیل زادِ راہ ساتھ لے کر چلتا ہے کہ کہیں زیادہ بوجھ اپنے اوپر لادلینے کی صورت میں وہ بوجھ باعثِ تکلیف ثابت نہ ہو، اسی طرح دنیاوی زندگی بھی در حقیقت منزلِ آخرت کی طرف ایک سفر ہی تو ہے لہذا ہمیں چاہئے کہ اس سفر میں دنیا کی فانی لذتوں اور آسائشوں کا بوجھ اٹھانے کے بجائے بقدرِ ضرورت پر اکتفا کریں اور نیک اعمال زیادہ سے زیادہ بطورِ زادِ راہ اپنے ساتھ لے کر چلیں۔

یقیناً خوش بخت ہیں وہ لوگ جو جنّت کی ابدی نعمتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دنیا کی عارضی تکالیف پر صبر کرتے ہیں اور اعمالِ صالحہ کی راہ میں آنے والی تمام تر مشقتوں کو برداشت کرتے ہوئے اللہ پاک کے حقوق ادا کرتے ہیں، ایسے خوش نصیبوں کو مبارک ہو کہ اللہ پاک انہیں کثیر انعامات واکرامات سے نوازتا ہے، ہر مُصیبت سے ان کی حفاظت فرماتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ

حضرت عبداللہ عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نَبِیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تمہیں ایسی باتیں ارشاد نہ فرماؤں جن سے اللہ پاک تمہیں نفع بخشے؟ حُقُوقُ اللہ کی حفاظت کرو، اللہ پاک تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ حُقُوقُ اللہ کی حفاظت کرو، اللہ پاک کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ (یعنی تمہارے معاملات میں اس کی مدد شاملِ حال ہو گی اور تمہارے کام آسان ہونگے (مرقاۃ، ۹/۱۶۲)) فراخی و خوشحالی میں اللہ پاک کو یاد کرو وہ سختی و شدت میں تمہیں یاد رکھے گا۔ جب سوال کرو تو اللہ پاک سے کرو اور جب مدد مانگو تو اللہ پاک سے مانگو۔ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے اور جو چیز اللہ پاک نے تمہارا مقدر نہیں فرمائی وہ سب لوگ مل کر بھی تمہیں نہیں دے سکتے اور جو شے اللہ پاک نے تمہارا مقدر فرمادی ہے اسے سب لوگ مل کر بھی تم سے نہیں روک سکتے۔ لہٰذا اللہ پاک کی رِضا کے لئے یقین کے ساتھ عمل کرو اور جان لو کہ ناگوار چیز پر صبر کرنا بہت زیادہ بھلائی کا کام ہے اور مدد صبر کرنے سے حاصل ہوتی ہے، وُسعت و کشادگی تنگی کے ساتھ ہوتی ہے اور ہر تنگی کے بعد آسانی ہے۔" (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عبّاس، ۱/۶۵۹، حدیث: ۲۸۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطان سے مقابلہ:

پیروں کے پیر، پیر دستگیر، روشن ضمیر، قُطبِ ربّانی، محبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی، پیرِ پیراں، میر میراں، الشّیخ ابو محمّد سیِّد عبد القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تحدیثِ نعمت اور اہلِ محبّت کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں، میں جن دنوں شب و روز جنگل میں رہا کرتا تھا، شیاطین خوفناک شکلوں میں طرح طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر فوج در فوج مجھ پر حملہ آور ہوتے، مجھ پر آگ برساتے، میں اللہ پاک کی مدد سے ان کے پیچھے دوڑتا تو وہ مُنتَشِر ہو کر بھاگ جاتے۔ کبھی شیطان اکیلا آکر مجھے طرح طرح سے ڈراتا،

دھمکیاں دیتا اور کہتا یہاں سے چلے جاؤ، میں اُس کو زور دار طمانچہ مار دیتا تو وہ بھاگنے لگتا، پھر میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھتا تو وہ جل جاتا۔ (بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، ص ۱۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لاحول شریف کی برکت

معلوم ہوا کہ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم" پڑھنا شیطان کو بھگانے کا بہترین نُسخہ ہے، اس لئے جب شیطانی وساوس بندے کو گھیر لیں تو اسے چاہئے کہ فوراً "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم" پڑھے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ شیطان لعین کا منہ کالا ہو گا۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: صُوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح وشام اِکّیس (21) بار لاحول شریف (یعنی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم) پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ وَسوسۂ شیطانی سے اَمن میں رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، 1/87)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا خوفِ خُدا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کا ہمیشہ سے یہ وطیرہ رہا ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے باوجود وہ بے پناہ خوفِ خدا اور خشیتِ الٰہی رکھتے ہیں۔ سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی بے پناہ خوفِ خدا رکھتے تھے چنانچہ حضرت شیخ شَرَفُ الدِّین سَعدِی شیرازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدُالقادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو حَرَمِ کعبہ میں دیکھا گیا کہ کنکریوں پر سر رکھے بارگاہِ ربُّ العزّت میں عرض گزار ہیں: "اے خُداوندِ کریم! مجھے بخش دے اور اگر میں سزا کا حقدار ہوں تو بروزِ قِیامت مجھے اَندھا اُٹھانا تا کہ نیکوکار لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔" (گُلستانِ سَعدِی، ص ۵۴ انتشارات عالمگیر ایران)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دن رات یادِ الٰہی میں مشغول ہونے کے بعد بھی یہ فرمارہے ہیں کہ یا اللہ پاک اگر میں تیری بارگاہ میں سزا کا حقدار ہوں تو روزِ قیامت مجھے اندھا اٹھانا تاکہ اہلِ محشر کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچ سکوں۔ یقیناً جنہیں صحیح معنوں میں اللہ پاک کا خوف ہوتا ہے چاہے وہ جتنے بھی نیک اعمال کرلیں مگر اپنی نیکیوں پر بھروسہ کرکے فکرِ آخرت سے غافل نہیں ہوتے اور ہر وقت خوفِ خدا سے لرزتے کانپتے رہتے ہیں۔ یادرکھئے! اس دنیاوی زندگی کی رونقوں، مسرتوں اور رعنائیوں میں کھو کر حسابِ آخرت کے معاملے میں غفلت کا شکار ہوجانا یقیناً نادانی ہے۔ بِلا شبہ خوفِ خدا ہماری اُخروی نجات کے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ عبادات کی بجاآوری اور مَنْہِیَّات (یعنی ممنوع چیزوں) سے باز رہنے کا عظیم ذریعہ خوفِ خدا ہے۔ نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "رَأْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللہِ یعنی حکمت کا سرچشمہ اللہ پاک کا خوف ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/۴۷۰، حدیث: ۷۴۲)

ہماری نجات اسی میں ہے کہ ہم ربِ کائنات اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں اور گناہوں کے ارتکاب سے پرہیز کریں۔ اس مقصدِ عظیم میں سرخروئی سے ہمکنار ہونے کے لئے ایک مسلمان کے دل میں خوفِ خدا کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 175 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۵﴾		تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور مجھ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔

حضرتِ صدر الافاضل مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خزائنُ العرفان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں کیونکہ ایمان کا مقتضا ہی یہ ہے کہ بندے کو خدا ہی کا خوف ہو۔ ایک اور مقام پر ارشادِ ربّانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (۱۰۲) (پ ۴، آل عمران: ۱۰۲)	ترجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ضرور تمہیں موت صرف ایمان کی حالت میں آئے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ کریم میں خوفِ خدا کی اہمیت بیان کی گئی اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی جابجا خوفِ خدا کی فضیلت اوراس کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں لہٰذا خود کو گناہوں سے بچانے اور دل میں خوفِ خدا جگانے کے لئے چند احادیث مبارکہ سنئے۔

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ رحمتِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ پاک فرمائے گا کہ اسے آگ سے نکالو جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو یا کسی مقام میں میرا خوف کیا ہو۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۶۹، حدیث: ۷۴۰)

سردارِ دوجہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "اللہ پاک سے ڈرتا ہے، ہر چیز اس سے ڈرتی ہے اور جو اللہ پاک کے سوا کسی سے ڈرتا ہے تو اللہ پاک اسے ہر شے سے خوف زدہ کرتا ہے۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۵۴۱، حدیث: ۹۷۴)

پیارے پیارے **اسلامی بھائیو!** بیان کردہ آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ شریفہ سن کر اے کاش! ہمارے دلوں پر پڑا غفلت کا پردہ چاک ہو جائے اور امیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ ہمیں صحیح معنوں میں خوفِ خدا بھی نصیب ہو جائے، اپنے پروردگار کی ناراضیوں کا ہر دم دھڑکا لگا رہے اور اے کاش! ہم نَزع کی سختیوں، موت کی تلخیوں، قبر کی اندھیریوں اور وَحشتوں، میدانِ قِیامت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پُرسِشوں کے خوف سے ہر وقت لرزاں وترساں رہنے والے بن جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوف کے تین درجات

پیارے پیارے **اسلامی بھائیو!** خوفِ خدا ایک قلبی کیفیت کا نام ہے اور یہ کیفیت ہر شخص کے دل کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے جیسا کہ حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی تحقیق کی روشنی میں خوف کے تین درجات بیان فرماتے ہیں:

(1) **ضعیف** (یعنی کمزور)، یہ وہ خوف ہے جو انسان کو کسی نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی قوت نہ رکھتا ہو مثلاً جہنم کی سزاؤں کے حالات سن کر محض جُھر جُھری لے کر رہ جانا اور پھر سے غفلت و معصیت میں گرفتار ہو جانا۔

(2) **مُعْتَدِل** (یعنی متوسط)، یہ وہ خوف ہے جو انسان کو کسی نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی قوت رکھتا ہو مثلاً عذابِ آخرت کی وعیدوں کو سن کر ان سے بچنے کے لئے عملی کوشش کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ رب تعالیٰ سے امیدِ رحمت بھی رکھنا۔

(3) **قوی** (یعنی مضبوط)، یہ وہ خوف ہے، جو انسان کو ناامیدی، بے ہوشی اور بیماری وغیرہ میں مبتلاء کر دے۔ مثلاً اللہ پاک کے عذاب وغیرہ کا سن کر اپنی مغفرت سے ناامید ہو جانا۔

یہ بھی یاد رہے کہ ان سب میں بہتر درجہ "معتدل" ہے کیونکہ خوف ایک ایسے تازیانے کی مثل ہے جو کسی جانور کو تیز چلانے کے لئے مارا جاتا ہے، لہٰذا! اگر اس تازیانے کی ضرب اتنی "ضعیف" ہو کہ جانور کی رفتار میں ذرّہ بھر بھی اضافہ نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں، اور اگر یہ ضرب اتنی "قوی" ہو کہ جانور اس کی تاب نہ لاسکے اور اتنا زخمی ہو جائے کہ اس کے لئے چلنا ہی ممکن نہ رہے تو یہ بھی نفع بخش نہیں، اور اگر یہ "معتدل" ہو کہ جانور کی رفتار میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو جائے اور وہ زخمی بھی نہ ہو تو یہ ضرب بے حد مفید ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجائ، بیان درجات الخوف واختلافہ۔۔۔۔۔۔الخ، ۴/۱۹۲، ماخوذاً)

اللہ پاک ہمیں غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔ اور آپ کے صدقے میں ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم